150
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل ربوہ
یوم جمعرات

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۴/۲۹ | ۱۵ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۷ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۴۷ |
|---|---|---|

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر مشکل سے نجات دیتا ہے

### خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ متقی کو ایسے طور پر رزق ملے گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے

"اللہ تعالیٰ متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اُوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالاتر ہے یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری روکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کسی شہر میں رہتے تھے۔ ان کی ہمسائگت میں ایک دُنیا دار بھی رہتا تھا۔ ولی ہر روز تہجّد پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ دُنیا دار کے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ہر روز تہجّد پڑھا کرتا ہے مَیں بھی تہجّد پڑھوں۔ غرض یہی ارادہ مصمّم کرکے وہ ایک رات اُٹھا اور تہجّد کی نماز پڑھی، اس کو تہجّد پڑھنے سے اس قدر تکلیف ہوئی کہ کمر میں درد شروع ہو گیا۔ اس ولی اللہ کو خبر ملی کہ رات اس کے دُنیا دار ہمسائے نے تہجّد کی نماز پڑھی تھی اور اس کے سبب سے اس کے کمر میں درد ہونے لگا ہے۔ وہ عیادت کے لئے آیا اور اس سے حال پُوچھا۔ دُنیا دار نے کہا کہ مَیں آپ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ہر رات تہجّد پڑھتے ہیں میرے خیال میں بھی آیا کہ مَیں بھی تہجّد پڑھوں سو آج رات مَیں تہجّد پڑھنے اُٹھا اور یہ مصیبت مُجھ پر آگئی۔ اس نے جواب میں کہا کہ تجھے اس سے کیا؟ پہلے چاہیئے تھا کہ تُو اپنے آپ کو صاف کرتا اور پھر تہجّد کا ارادہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی اجابت بھی متقین کے لئے ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ درحقیقت جب تک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۴ تا صفحہ ۵۶)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ نیز آپ مطلع فرماتی ہیں کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بھی ایک لمبے عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب صاحب موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

## خُدا کے فضل سے محروم کر دینے والا خُلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کو خطبہ عیدالاضحیہ میں فرمایا۔

"ایک اور عیب بتایا۔۔۔ جو منافق میں ہوتا ہے وہ جھوٹ بولنا ہے۔ عام جھوٹ بولنا وہ بھی ہے جو ایک حدیث میں ہے کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ (حدیث) یعنی یہ بھی جھوٹ ہی ہے کہ انسان جو کچھ سُنے بلا سوچے سمجھے اسے بیان کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد میں بڑی بڑی بُرائیوں سے روکنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ خودداری سکھائی ہے اور سخن سازی سے بچایا ہے۔ یہ عام قاعدہ ہو رہا ہے کہ دو تین آدمی جب مل کر بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آؤ ذرا مجلس گرم کریں۔ وہ مجلس گرم کرنا کیا ہوتا ہے۔ کسی کی تحقیر شروع کر دی۔ کسی کے لباس پر۔ کسی کی زبان پر۔ کسی کے قد و قامت پر۔ کسی کے علم و عقل پر۔ غرض مختلف پہلوؤں پر نکتہ چینی اور ہنسی اڑانا شروع کیا اور بڑھتے بڑھتے یہ ناپاک اور بیہودہ کلام مذمت۔ غیبت اور دروغ گوئی تک جا پہنچا۔ پس تمہیں مناسب ہے کہ ایسی مجلسوں کو ترک کر دو جہاں سے تم بغیر لعنت کے اور کچھ لے کر نہ اُٹھو۔ خدا تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ صادقوں کے ساتھ رہو کیونکہ وہاں تو بجز صدق کے اور کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ ایسی تمام مجلسوں سے الگ ہو جاؤ جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر نہیں ہے۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۲۳۳)

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: سید عبدالحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



١٥٠

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ٢٧ ماہ تبلیغ ١٣٥٤ھ

# اسلام کا خصوصی امتیاز اور شرف

مذہب کی ایک ہی بنیادی غرض ہوتی ہے اور وہ یہ کہ انسانوں کا اپنے خدا سے (جو اس کائنات اور اس میں پائی جانے والی ہر شئے کا خالق و مالک اور رب ہے) تعلق قائم ہو جائے، انہیں اپنے رب کی معرفت حاصل ہو اور وہ ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اور صرف اُسی کے ہو رہیں۔

دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ ایک سچا مذہب ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب صداقت سے عاری ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کہ کونسا مذہب سچا ہے اور کونسا نہیں صرف اور صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ کس مذہب میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ انسان کا خدا سے تعلق قائم کرا دے۔ جس مذہب پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں انسان کا خدا سے تعلق قائم ہو جائے اُسکے سچا اور زندہ مذہب ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ برخلاف اس کے جو مذہب خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ کرا سکے وہ اپنی اصل کے لحاظ سے سچا ہو تو ہو لیکن موجودہ شکل میں وہ زندہ مذہب نہیں کہلا سکتا۔ اپنی موجودہ شکل میں سچا اور زندہ مذہب وہی کہلائیگا جو انسان کا بندے سے تعلق قائم کرا دے۔

اسلام کا دعویٰ یہ ہے کہ جملہ دیگر مذاہب مختص القوم اور مختص الزمان تھے اس لئے ان کی زندگی اور افادیت کا زمانہ گزر چکا ہے جبکہ قیامت تک رُوئے زمین پر رُونما ہونے والے تمام بنی نوع انسان اسلام کے مخاطب ہیں اور اب ان کی فلاح و نجاح صرف اور صرف اسی پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ رُوئے زمین پر اب صرف وہی ایک مذہب ہے جسے اختیار کرنے اور صحیح معنوں میں اسے اپنا دستور العمل بنانے کے نتیجہ میں انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے جو خدا تک اُسے پہنچا سکے اور اس کے ساتھ اس کا تعلق قائم کرا سکے۔ اسی لئے اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اسلام کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے، اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور اس بناء پر خود اسلام نہ صرف یہ کہ ایک زندہ مذہب ہے بلکہ جملہ مذاہب میں سے صرف وہی ایک مذہب ہے جو زندہ مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔ باقی سب مذاہب زندگی سے عاری ہو چکے ہیں۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت یہی نہیں فرمایا کہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۝ (الاعراف آیت ١٥٩) کہ اے روئے زمین پر بسنے والے انسانو! مَیں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں بلکہ خاص خدائی حکم ہی کے ماتحت آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آل عمران آیت ٣٢) یعنی اے بنی نوع انسان اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی تم سے بہت محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اگر بندہ کی محبت کے جواب میں خدا بھی اس سے محبت کرنے لگے تو ان دو محبتوں کے اجتماع کا نام ہی تعلق باللہ ہے۔ اور خدا کی قدیم سے سُنّت ہے کہ جس سے وہ محبت کرتا ہے اسے اپنے انعاموں سے ضرور نوازتا ہے اور سب سے بڑا انعام شرفِ مکالمہ و مخاطبہ ہی ہے۔ ایسے بندے سے وہ ہمکلام ہوتا اور اسے بشارتوں سے نوازتا ہے اور قدم قدم پر اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے۔

اب چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خدا تک پہنچانے اور اسکے ساتھ ان کا تعلق قائم کرانے کے لئے آئے تھے اور آئندہ قیامت تک آپؐ ہی کی پیروی اور اتباع کی برکت سے انسانوں کا خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا تھا اس لئے آپؐ نے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا:۔

فَفِرُّوْۤا اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ (الذّٰریٰت آیت ٥١)

ترجمہ:۔ پس (چاہیئے کہ) تم اللہ کی طرف دَوڑو۔ مَیں اُس کی طرف سے تمہیں ببانگِ بلند ہوشیار کرنے والا بن کر آیا ہوں۔

پھر آپؐ نے قیامت تک رُونما ہونے والے انسانوں تک خداتعالیٰ کا پیغام بھی پہنچایا کہ جو لوگ میری (یعنی خدا) طرف دوڑیں گے اور مجھے پانے اور مجھ سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کریں گے مَیں ان کے لئے اپنے تک پہنچنے کے راستے خود کھولتا جاؤں گا۔ چنانچہ وہ ارشادِ خداوندی جو آپؐ نے لوگوں تک پہنچایا یہ ہے:۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ؕ (العنکبوت آیت ٧٠)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہونے کا ثبوت یہ دیا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کو پانے کی پوری مستقل مزاجی سے کوشش کریں گے اور ہمت نہیں ہاریں گے تو خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو کر انہیں بشارتیں دیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ٣١، ٣٢)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اِس عقیدہ پر قائم ہو گئے اُن پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اِس (یعنی جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملیگا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

یہ اسلام کا ایسا امتیاز ہے جو اسے تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کر دکھاتا ہے کیونکہ اِس امتیاز کی رُو سے اسلام ہی وہ زندہ مذہب ثابت ہوتا ہے جو انسانوں کو خدا سے ملا کر اُن کا اُس کے ساتھ تعلق قائم کر دکھاتا ہے اور کوئی مذہب نہیں جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف عطا کر سکے۔ یہی وجہ ہے اسلام میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے اولیاء و صلحاء اور مجدّدین پیدا ہوئے جنہیں اِسی دُنیا میں یہ شرف عطا ہوا اور وہ کروڑوں انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنے۔ اور اِس آخری زمانہ میں جو انتہائی تاریکی کا زمانہ ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے اور اسلام کو صحیح معنوں میں اپنا دستور العمل بنانے کے نتیجہ میں ماموریت کے مقام پر فائز کئے گئے۔ آپؑ اسلام کے زندہ اور زندگی بخش مذہب ہونے کا ثبوت دینے ہی کی غرض سے مبعوث ہُوئے تھے۔ آپؑ نے صرف اسلام کی زندگی کے ثبوت میں اپنے آپ کو پیش کیا بلکہ جو بھی آپؑ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوا آپؑ نے اُسے بشارت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع اور اسلام کو اپنا دستور العمل بنانے کے ثمرہ کے طور پر خدا تعالیٰ سے انعام پانے اور اس کا مقرب بننے کا دروازہ آج بھی اُسی طرح کُھلا ہے جیسے پہلے کھلا تھا اور تا قیامت کھلا رہے گا۔ کیونکہ اسلام وہ زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے کہ جس کی رُوحانی تاثیرات پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ آپؑ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دیکھو جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے اُسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے اُن کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش اُن کے دل پر ہوتا ہے پھر وہ رُوح القدس سے قوّت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو مَیں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچّی بات ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ٤٢٧، ٤٢٨)

الغرض اسلام کا یہ خصوصی امتیاز اور شرف ہے کہ وہ انسانوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر دکھاتا ہے اور یہی اُس کے جملہ دیگر مذاہب کے بالمقابل زندہ مذہب ہونے کی محکم اور ناقابلِ تردید دلیل ہے اور جس کی انقلاب انگیز تاثیر کے زیر اثر ایک طالب صادق کی رُوح بے اختیار پکار اُٹھتی ہے کہ:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران آیت ٢٠)

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ۚ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ٨٦)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

# علمِ قرآن اور خدمتِ قرآن

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۳)

(۱۰)

گزشتہ مفسرین کا اسرائیلی روایات کو قبول کر لینا اور ان روایات کے ذریعہ تفاسیر میں کثرت سے (اسرائیلیات) کا داخل ہو جانا لازمی امر تھا اور ان میں اس قسم کا مبالغہ پایا جاتا تھا جو عقل کے خلاف ہے۔ مثال کے طور پر مفسرین نے ان اسرائیلی روایات کی بنا پر انبیاء کے متعلق اس قسم کی باتیں تحریر کی ہیں اور ان کی طرف ایسے امور منسوب کئے ہیں کہ انسانی ضمیر ان کے سننے سے گھبراتی ہے۔

حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت یوسف علیہم السلام کے متعلق جو واقعات اور ان کا انداز بیان مذکور ہوا ہے اس سے شرم کے مارے سر جھک جاتا ہے اور دل میں رنج و غم کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

آپ نے اس کا ازالہ کرتے ہوئے صحیح تفسیر کر کے عصمت انبیاء کو قائم کیا۔

اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے بارے میں جدید تحقیق سورۃ التین میں مختلف مذہبی ادوار کا ذکر سورۃ الفاتحہ کی بالکل نئے انداز کی تفسیر اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس سورت میں سب مذاہب باطلہ کا رد ہے۔ دہریت کا اس سے بطلان ہوتا ہے عیسائیت اور اس کے عقائد باطلہ۔ آریہ مذہب فرقہ جبریہ۔ قدریہ۔ الہام کے منکرین کا اس میں رد ہے۔ قرآن کریم کی رو سے فری میسن تحریک کے متعلق آپ نے ثابت کیا ہے کہ یہ خالصتہً یہودی تحریک ہے اور اس کے سب کام خفیہ ہوتے ہیں۔ موازنہ مذاہب و تحریکات کے سلسلہ میں آپ نے تمام مذاہب کے بالمقابل مذہب اسلام کی صداقت و حقانیت کو جس انداز اور خوبی سے پیش کیا ہے اور جن ٹھوس دلائل سے اسلام کو اکمل اور اعلیٰ مذہب قرآنی آیات سے ثابت فرمایا ہے اور آج مختلف تحریکات مختلف ناموں اور اصطلاحات سے چل رہی ہیں ان تمام کے بالمقابل آپ نے قرآن کریم کے نظام کو ہی کامیاب ثابت فرمایا ہے۔ اور تمام ادیان اور کتب الہامیہ پر قرآن کریم کی فضیلت کو ثابت کر دکھایا ہے۔

چنانچہ آپ نے قرآنی آیت

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا۔

کو پیش کرتے ہوئے یہ چیلنج لازم اور ہمیشہ تمام دنیا والوں کو چیلنج دیا ہے کہ تم ایسی کتاب بنا کر دکھاؤ جس میں وہ ساری باتیں آجائیں جن کی تکمیل روحانیت کے لئے ضروری ہے پھر اس کتاب میں وہ ایسی تعلیم ہو جس میں ساری فطرتوں کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

(۱۱)

حضرت مصلح موعودؓ نے اخلاق کے متعلق قرآن کریم کی بے نظیر تعلیم پر اپنی تفسیر میں معرکۃ الآراء نظریات تحریر فرمائے ہیں اور آپ نے ثابت کیا ہے کہ جو تعلیم قرآن نے اخلاق کے متعلق دی ہے اس کی نظیر اور مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ اور قرآنی اخلاق کے ایجابی اور سلبی خصائص پر علمی انداز میں روشنی ڈالی ہے اور پھر قرآنی اخلاق کی تشریحات اور توجیہات کو انتہائی جاذب اور افادیت کے انداز سے تحریر فرما کر خُلقِ القرآن پر روشنی ڈالی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ صرف اس موضوع پر ہی آپ کی تفاسیر سے ایک اہم اور مفید کتاب "خلق القرآن" تیار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر کے اندر لکھا ہے اگر قرآنی اخلاق کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی جامعیت اور افادیت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

آپ قرآن کریم کے انفرادی اور اجتماعی اخلاق تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن مجید میں اخلاق فاضلہ کے اظہار پر زور دیتا ہے قرآن اسی رنگ میں اخلاق فاضلہ کے اظہار پر زور دیتا ہے وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ اخلاق فاضلہ افراد کے لئے ہوتے ہیں حکومتوں کے لئے نہیں ہوتے۔"

آپ کی خدمت قرآن کے سلسلہ میں اس امر کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ آپ نے تفسیر القرآن کے سلسلہ میں دیباچہ تفسیر القرآن تحریر فرمایا ہے جس میں بنیادی طور پر دو امر بیان کئے گئے ہیں اول۔ ضرورت قرآن کے موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں آپ نے مدلل رنگ میں ثابت فرمایا ہے کہ اسلام کے سوا باقی مذاہب قومی مذاہب تھے۔ یہودیت نسل تک تھے اور قرآن مجید کے سوا کسی نبی کی تعلیم سب اقوام عالم کے لئے نہ تھی آپ نے اس دیباچہ تفسیر القرآن میں تحقیقی انداز سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ اسلام سے پہلے جتنے مذاہب دنیا میں موجود تھے وہ نہ صرف ایک دوسرے سے مختلف تھے بلکہ ایک دوسرے کو رد کرتے تھے بائبل دنیا کے خدا کو نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے:

خداوند اسرائیل کا خدا جو اکیلا ہی عجائب کام کرتا ہے۔ (زبور ۷۲/۱۸)

خداوند اسرائیل کا خدا ابدالآباد مبارک ہو۔ (۱۔ تواریخ ۱۶/۳۶)

خداوند اسرائیل کا خدا مبارک ہے جس نے تجھے بھیجا کہ تو آج کے دن میرا استقبال کرے۔ (۱۔ سموئیل ۲۵/۳۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کا مقولہ مشہور ہے کہ:

"بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی ۱۵/۲۱ تا ۲۵)

ویدوں میں غیر ویدک دھرم کے لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کا حکم ہے

"اے آگ تو ہمارے مخالفوں کو جلا کر راکھ کر دے" (اتھروید)

"تو ہمارے مخالفوں کو جلا دے اور تباہ کر دے" (اتھروید)

اگر کوئی ویدوں پر اعتراض کرے تو اسے ملک سے باہر نکال دو" (منودھرم شاستر)

کنفیوشس ازم اور زرتشت مذہب بھی قومی مذہب تھے۔ انہوں نے کبھی دنیا کو اپنا مخاطب نہ سمجھا نہ ہی تبلیغ کرنے کی کوشش کی۔

یہودی اور عیسائی کلچروں کے بعد ایک نئے کلچر کی ضرورت تھی۔ بائبل انسانی دست و برد سے محفوظ نہیں ہے اور بائبل میں متضاد باتیں ہیں اور پھر آپ نے بائبل میں قرآن مجید کے ظہور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور اور بعثت کے متعلق پیشگوئیاں تحریر کر کے ایک اور ایک دو کی طرح یہ ثابت فرمایا کہ قرآن کریم کی ہی ضرورت تھی اور جو اس کے فضائل و خصوصیات ہیں وہ کسی سابقہ کتاب کی نہیں ہیں۔

الغرض باوجود بہت سی الہامی کتب کے موجود ہونے کے آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا اس امر کا تقاضا کر رہی تھی کہ نئی شریعت اور نئی کتاب کی ضرورت ہے آپ نے اس امر کو دلائل سے ثابت کرنے کے بعد ضرورت قرآن کو پیش فرمایا۔

دیباچہ قرآن میں دوسرا امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا ہے جو دلنشیں انداز میں پیش کی گئی ہے جس کے ایک ایک لفظ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت تھی اس کا اظہار ہوتا ہے اور آنحضرتؐ کے اخلاق کو (حضرت عائشہؓ کے قول کان خلقہ القرآن) یعنی قرآنی اخلاق کی تفسیر تحریر کیا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ اسلامی معاشرہ کے قیام میں ممد ہو سکتا ہے اور اصلاح نفس کے لئے تریاق اعظم ہے اس دیباچہ کے اختتام پر آپ تحریر فرماتے ہیں:

"روحانی نظام کی تکمیل کے لئے قرآن کریم نے یہ اصول مقرر

فرمایا ہے کہ چونکہ شریعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم آخری کتاب ہے اس کو جو اگلا کلام کوئی اور کتاب منسوخ نہیں کر سکتی۔ قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت روحانی عالم میں دائمی دنیا تک رہے گی۔"

اسی مقدمہ قرآن کے آخری صفحہ پر آپ کا ایک پر شوکت چیلنج درج ہے جو آپ کی خدمت قرآن کے سلسلہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے آپ پُر شوکت انداز میں فرماتے ہیں:۔

"میں اس علمی تحفہ کے پیش کرنے کے علاوہ دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے قرآن کریم بھی ہر زمانہ میں پھل دیتا ہے اور اس سے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اللہ تعالےٰ اپنا تازہ الہام نازل کرتا اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ پس کیوں نہ علمی غور اور فکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت معلوم کر لی جائے۔

اگر مسیحی پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والا تازہ کلام پیش کریں جو خدا تعالےٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا [illegible] کو سچائی کے معلوم کرنے میں کسی قدر سہولت ہو جائے گی وہ پوپ اور پادری جو مسیح کی صلح کل پالیسی کو ترک کر کے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اکسا رہے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے؟ کاش وہ اس کیلئے تیار ہوں یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کریں تو دنیا ایک نئے روحانی مرض سے جلد نجات حاصل کر سکے اور خدا تعالےٰ کا جلال اور اس کی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانیت کی اصلاح کا موجب ہوں۔"

خدمت قرآن کے سلسلہ میں اشاعت قرآن اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم کا اہم کام بھی آپ کے مبارک ہاتھوں اور زیر قیادت سر انجام پایا قرآن کریم کے جرمن ترجمہ اور دیباچہ قرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے ازہر یونیورسٹی کے ماہنامہ رسالہ مجلۃ الازہر نے حضرت مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا

"هذه الترجمة او هذا الكتاب يحتوى على مقدمة مفصلة وعلى ترجمة معانى القرآن باللغة الالمانية، والمقدمة كتبها رئيس الطائفة الاحمدية الحالى حضرة مرزا بشير الدين محمود احمد" اما الترجمة نفسها فقد اختبرتها فى مواضع مختلفة وفى كثير من الآيات فى مختلف السور، فوجدتها من خير الترجمات التى ظهرت للقرآن الكريم، وفى اسلوب دقيق محتاط، ومحاولة بارعة لاداء المعنى الذى يدل عليه التعبير العربى المنزل لآيات القرآن الكريم"

(مجلة الازهر فروری ۱۹۵۹)

یہ ترجمہ یا یہ کتاب مفصل دیباچہ اور قرآن کریم کے معانی کے جرمن زبان میں ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دیباچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے تحریر کیا ہے

جہاں تک صرف ترجمہ کا تعلق ہے میں نے مختلف مقامات اور مختلف سورتوں کی بہت سی آیات کا ترجمہ بنظر غائر دیکھا ہے۔ اس ترجمہ کو میں نے قرآن مجید کے جملہ تراجم سے جو اس وقت منصہ شہود پر آچکے ہیں بہترین پایا ہے اسلوب ترجمہ باریک بینی اور علمی احتیاط کو لئے ہوئے ہے اور معانی قرآن کی ادائیگی میں انتہائی علمی قابلیت کا اظہار کیا گیا ہے تا کہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیات کی ٹھیک ترجمانی ہو سکے۔"

اس دیباچہ اور ترجمہ پر تبصرہ کرنے والے ڈاکٹر محمد عبد اللہ ماضی ڈائرکٹر برائے مذہبی مدارس ہیں جو عالم عربی میں مایہ ناز علمی شخصیت ہیں

حضرت مرزا بشیر احمد محمود نے دیباچہ ترجمہ قرآن کریم میں قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں بالخصوص یورپین زبانوں میں ترجمہ کرنے کی اہمیت اور افادیت پر ٹھوس دلائل پیش کئے ہیں اور اس مقصود ترجمہ نے علماء عرب اور ازہر یونیورسٹی کے افاضل کی رائے کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آپ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق کلام اللہ کا مرتبہ آپ کے ذریعہ ظاہر ہوا جب کہ آپ نے عظمت قرآن کے قیام کے لئے قرآن کریم کی علمی اور واقعاتی تفسیر تحریر کی اور مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع ہوئے اور معاندین اسلام کو فضیلت قرآن پر چیلنج پر چیلنج دئے گئے۔

## لجنہ اماء اللہ کے امتحان اول کا نصاب

لجنہ مرکزیہ کی سکیم کے تحت لجنہ اماء اللہ کے امتحان اول کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔ لجنات ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔

**معیار اوّل:۔**

قرآن مجید پارہ نمبر ۲ باترجمہ مختصر تفسیر کتاب تاریخ لجنہ جلد اوّل پہلے ۳۰۰ صفحے۔

**معیار دوم:۔**

پارہ نمبر ۲۰ باترجمہ۔ کتاب ضرورۃ الامام

**معیار سوم:۔**

پارہ نمبر ۳ آخری نصف حصہ باترجمہ اور کتاب ضرورۃ الامام مشترک

دعائیں اور سوالات

(۱) گھر سے باہر نکلنے کی دعا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ
اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(۲) گھر میں داخل ہونے کی دعا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

(۳) مسجد کے آداب (۴) نماز عید کا طریق اور اس کی رکعات کی تعداد
(۵) روزہ کی شرائط کیا ہیں۔ کن باتوں سے روزہ قائم نہیں رہتا۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

چھمبل دادہ شورہ ـــ کامیاب علاج

تبخیر معدہ، پرانی خارش، چنبل، بواسیر، دائمی نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ فون ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تقریری مقابلہ

۴؍فروری ۱۹۷۵ء کو جامعہ احمدیہ ہال میں طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین اُردو زبان میں فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد نائب الرئیس نے اس مقابلہ کے قواعد پڑھ کر سنائے۔ قواعد کے مطابق ہر مقرر کو ۱۰ منٹ قبل میز سے ایک چٹ اٹھا کر دو مواضیع میں سے ایک موضوع منتخب کر کے اس پر ۳ منٹ تقریر کرنا تھی۔

منصفین کرام یہ تھے:۔

(۱) مکرم خان نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔

(۲) مکرم مولوی محمد احمد جلیل صاحب (استاذ الجامعہ)۔

(۳) مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر (استاذ الجامعہ)۔

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم نصیر احمد قمر (درجہ ثالثہ) اوّل۔

مکرم عبد الحمید خان صاحب (درجہ ثالثہ) دوم۔ اور حوصلہ افزائی کے انعام کے حقدار حافظ محمود احمد ناصر (درجہ اولیٰ) قرار پائے۔

آخر میں منصف اعلیٰ محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب نے طلباء کو بعض نصائح فرمائیں۔ جس کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (الامین للجمعیۃ العلمیہ)

# قرارداد تعزیت

مجلس وقفِ جدید کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی:۔

مجلس وقفِ جدید کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس وقفِ جدید کی صاحبزادی اور مکرم شیخ منظفر احمد صاحب ظفر ایڈووکیٹ لاہور کی ہمشیرہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ بچوں کی وفات کا صدمہ بہت تکلیف دہ ہوا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے مومن بندے اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی رہتے ہیں اور خاص طور پر صبر کا نمونہ پیش کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے بیش از بیش فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور مکرم و محترم شیخ صاحب موصوف کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی قوت بخشے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے بچوں کا اللہ تعالیٰ خود کفیل ہو۔ اور سب عزیز ان کو صبر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

# پتہ درکار ہے

دفتر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل وصیت کنندگان کے موجودہ پتے بسلسلہ خط و کتابت درکار ہیں:۔

(۱) سیدہ محترمہ خاتون صاحبہ وصیت نمبر ۱۱۱۳۵ بنت سید عبد الحلیم صاحب مرحوم زوجہ سید عبد المنعم صاحب ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سولگڑھ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ (انڈیا) ۱۲؍اگست ۱۹۴۸ء کو وصیت کی تھی۔

(۲) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۱۱۵۵ بنت قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم آف فیض اللہ چک۔ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں چک ۱۳۷/۹-ل سے وصیت کی تھی اور گنج مغلپورہ لاہور میں رہائش پذیر رہی ہیں۔

(۳) مکرم مستری وزیر محمد صاحب ولد عیدو صاحب وصیت نمبر ۱۴۸۴۴ کراچی سے وصیت کی تھی اور فیض عام دواخانہ مسجد روڈ کوئٹہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔

اگر موصی صاحبان یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس معلوم ہوں تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

# ایک اَور مجلس خدام الاحمدیہ کا نیک نمونہ

بعض مجالس خدام الاحمدیہ کے متعلق بغرض دعا یہ رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے کہ انہوں نے سَو فیصدی خدام کو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ یہ سعادت لاٹھیاں والا ضلع لائل پور کے حصہ میں بھی آئی ہے۔ ان کے قائد صاحب مکرم حفیظ احمد صاحب ظفر اور جملہ اراکینِ مجلس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# قائدین و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں!

پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے جن قائدین نے ابھی تک اطفال کی فہرست تجنید و تشخیص بجٹ و فہرست وعدہ جات وقفِ جدید (اطفال) اور ماہانہ رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائیں۔ بلا تاخیر بھجوائیں۔ ہر شہری مجلس ۷۵ فیصدی اطفال اور دیہاتی ۵۰ فیصدی اطفال کو تشحیذ کا خریدار بنائے۔ تشحیذ کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔

(مہتمم اطفال)

# اعلان نکاح

میری ہمشیرہ منیرہ بیگم بنت چوہدری محمد علی صاحب بسرا آف رنگڑ ننگل ضلع شیخوپورہ کا نکاح مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ابن چوہدری محمد شریف صاحب آف کرنیل والا چک ۳۱۳ ضلع لائل پور سے پانچ صدر روپے حق مہر پر ۲۲؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت فرمائے۔ آمین (چوہدری منیر احمد کارکن دفتر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

# ولادت

۱۴؍جنوری بروز ہفتہ میری بیٹی عزیزہ صبیحہ ناصرہ اور عزیز مکرم عبد الغفور صاحب نسیم ابن مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب انور ریلوے کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطاء کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ الحق" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو۔ آمین (منظور احمد خان دار الصدر شرقی ربوہ)

# ضروری تصحیح

الفضل کی ۲۲؍جنوری ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں مسل نمبر ۲۱۸۷۶ خلیل محمود صاحب کراچی کے والد محترم عبد الرحمٰن صاحب سلیم کے نام کے ساتھ "حکیم" کا لفظ لکھ دیا گیا ہے جو درست نہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)


خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

## سستے اشتہار

سات روپیہ میں ایک ہزار اشتہار معہ کاغذ لکھائی چھپائی۔ علاوہ ازیں اُردو انگریزی ہر چیز کی بارعایت چھپائی کیلئے نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور سے رجوع فرمائیں۔

## پلاٹ برائے فروخت

ایک نہایت ہی موزوں پلاٹ ۱۲/۲ محلہ دار الصدر غربی رقبہ ۲ کنال مین روڈ۔ سوئی گیس مہیا۔ پانی میٹھا۔ فوری فروخت کیلئے موجود ہے۔

شاہد احمد خان

دار الصدر ربوہ۔ فون ۳۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اُسے سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے میں ہی ہماری زندگی ہے

## اِس میں اِس قدر نُور ہے کہ دُنیا کی کوئی روشنی اس کے نُور سے مقابلہ نہیں کر سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء میں فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ اس میں اتنا حسن ہے کہ انسانی احساس اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اور یہ مبالغہ نہیں کیونکہ یہ حسن اس قسم کا ہے کہ عقل احساسِ انسانی کو بھی حسن بخشتا ہے اور قرآن کریم میں اس قدر نور ہے کہ دُنیا کی کوئی روشنی اس کے نور سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اِس لئے نہیں کہ یہ ہماری خوش فہمی ہے بلکہ اِس لئے کہ ہمارے ربّ نے یہ فرمایا ہے کہ سورج کو بھی نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے طفیل دیا گیا تو جو طفیلی انوار ہیں ان کا مقابلہ حقیقی انوار سے نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ کتاب احسان سے بھری ہوئی ہے۔ دُنیا کا کونسا فردِ بشر ہے جس پر قرآن کریم نے احسان نہیں کیا۔ اگر مسلمان قرآن کریم پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں تو دُنیا کے ہر فردِ بشر کو ان کے احسان کی زنجیروں کے اندر جکڑ لیں ہماری اپنی سُستی ہے احسان کرنے کی راہیں تو موجود ہیں۔ احسان کا منبع تو موجود ہے۔ احسان کی تعلیم اور ہدایت تو موجود ہے۔ انسانی فطرت میں راہِ احسان پر چلنے کی قوت اور استعداد تو موجود ہے۔ ہم سُستی کرتے ہیں اور جس حد تک سُستی کرتے ہیں دُنیا کو اس کے احسانوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ تو جہاں تک قرآنی تعلیم کا تعلق ہے قرآن کریم بنی نوع انسان پر اس قدر احسان کرتا ہے کہ دُنیا میں کسی ماں کے بچے نے اس قدر احسان کرنے والی کتاب پیش نہیں کی۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہایت ارفع مقام ہی تھا کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس قسم کی ایک کامل اور احسان کرنے والی کتاب نازل کی۔ آپ عالمین کے لئے رحمت بنے اور قرآنی تعلیم عالمین کے لئے احسان کا باعث بنی۔ اس عظیم کتاب کی طرف توجہ نہ کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور رُوح ہے۔ اگر قرآن کریم کی عطا کردہ زندگی ہم میں نہ ہو تو ہم ایک مُردہ لاشہ ہیں جس کا یہ حق تو ہے کہ چیلیں اور کُتے اور بھیڑیے اس لاشہ کو کھائیں لیکن جس کا یہ حق نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر آسمانوں سے درود بھیجیں اور اس کے لئے دعائیں کریں۔

مَیں نے اِس سلسلہ میں بعض خطبات بھی دیئے تھے اور قرآن کریم کی بعض آیات کی روشنی میں جماعت کو بتایا تھا کہ یہ کتاب کس قدر حُسن اور احسان سے بھری ہوئی ہے۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا کہ قرآنِ عظیم وہ کامل کتاب ہے جس میں سابقہ کتبِ سماویہ کی اصولی ہدایتیں اور تعلیمیں ہی جمع نہیں کی گئیں بلکہ تمام علوم حقّہ صحیحہ کے اصول اور بنیادی حقائق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جو اپنے معانی اور فوائد کے لحاظ سے اس خصوصیت کا حامل ہے کہ فطرتِ صحیحہ انسانیہ کسی اور ہدایت اور تعلیم کی احتیاج اس کے بعد محسوس نہیں کر سکتی۔ فطرتِ انسانی کی سب قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشو و نما کے سامان اس میں پائے جاتے ہیں اور اس کے اتباع کرنے والوں کو ربِّ کریم کی طرف سے اجرِ کریم عطا ہوتا ہے۔"

(الفضل ۱۳؍ مئی ۱۹۶۹ء صفحہ ۳،۲)

## قائدین اپنے کام کا جائزہ لیں

سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے براہِ کرم اپنے کام کا جائزہ لیں کہ کیا آپ نے اس سہ ماہی کا کام ختم کر لیا ہے یا نہیں۔ جو کمی رہ گئی ہو اسکو جلد پورا فرمائیں۔ اگر آپ ماہ نومبر، دسمبر اور جنوری میں سے کسی ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہ بھجوا سکے ہوں تو وہ فوری بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

نمائندگان کی اطلاعات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ مارچ مقرر کی گئی ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس بات کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں باقاعدہ حسب قواعد انتخاب ہو کر نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت سے ۱۰ مارچ تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

## درخواستِ دعا

(۱) جماعتِ احمدیہ ملتان کے سیکرٹری تحریکِ جدید مکرم سید محمد انور صاحب ہاشمی کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ انہوں نے پچاس روپے تعمیرِ مساجد کے لئے بھجواتے ہوئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ مکرم ہاشمی صاحب سلسلہ کے بڑے مستعد کارکن اور مخلص احمدی ہیں۔ قارئینِ کرام سے ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

## دُعائے مغفرت

کراچی سے برادرم سردار عبدالرشید صاحب کی تار سے پتہ چلا ہے کہ ہمارے پھوپھا زاد بھائی خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب صدیقی کراچی جو برادرم خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت محنتی، شریف، نیک اور ملنسار تھے اور بڑے ہی زندہ دل آدمی تھے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

## قائدین و ناظمین اطفال توجّہ فرمائیں

وقفِ جدید کا سالِ رواں یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئے سال کے اعلان کے بعد وعدہ جات دفتر اطفال وقفِ جدید موصول ہو رہے ہیں۔

آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے حلقہ کی مجلس کے تمام اطفال کے وعدہ جات وقفِ جدید گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافوں کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ تعطیل:- شیخ عبداللہ اور اندرا گاندھی کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے سراسر خلاف ہے اس لئے پاکستان میں ملک گیر ہڑتال ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء کو اخبار الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)